

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

الحمد لله الذي جعل في كل شيء حكمة

از قید و ستم خان و زبان در قفسی معین الدین صفا ساکن

طبع في المطبعه الكائنه في مدينة حلب



بسم الله الرحمن الرحيم

این قیوم منون بس اوسنی دغفار کا
 ہر پیر سی کیا اوسنی ہی اعلیٰ مرتبہ
 مصحف اوسنی ہی کیا از لہجہ تقیین
 مسجدین تعمیر اوسنی ہی کما یمن دہن
 فرض مرتب کر دیا اوسنی ہی فز لو نوا
 قدرت نفسی سی بنائی اوسنی ارض و سما

جو کہی رزاق ساری مومن دغفار کا
 دین دنیا من جناب احمد رضا کا
 پھر دیا دل بہر اکثر خافض و ہشیار کا
 حکم اوسنی ہی دیا بتجا نونکی سہار کا
 وقت اوسنی ہی تبایا اندل و افکار کا
 ہی ہی پیدا کنند ہر عمل و ہر خار کا

راست دن اوسکی کیا کرای معین تو بندگی

اختیار اوسکوی ہو گا حشر من کار کا

اوشن ہی آسہنی لی تارین تیرا

ارطوف ای تجھ نور شید دین تیرا

<p>واقعه کلاں کو اس شان میں ہمیشہ ترغیب کیا کروں میں تم شاہ و دریا عثمان اور ابوبکر اور عمر اور علی یہ خوشید ماہ و انجم حور و دہری لایک ساری پیچیدگیوں میں رہتے تو ایسی</p>	<p>تراجی فلک پر روح الامیں تیرا سی اب مقام دایم خلد برین تیرا اصحاب میں ہی اسی شرح امتیرا جن دہشہ جہانی میں ستا تیرا کون مکان میں سے ہی اول تیرا</p>
<p>ی مازندگے رہے</p>	<p>ی شاہ اس جہان میں اکثر میں تیرا</p>
<p>دیکھنا ہی سہی شایاں نازین تیرا خود شمع منقل ہو کر لینی ہی تلی سزا شرمندہ خور وین کو تجھ سے ملین ناز واد اسی تیری خوش ہو گمان دلیر</p>	<p>اگر تابی تھر جو رہند ہر صحن میں تیرا محفل میں دیکھ کر کہ یہ رنج حسین تیرا طاقت نہیں کہ کوئی ہو مکتبہ میں تیرا تحسین جوان ہی اسی فغفور صحن تیرا</p>
<p>بھر خدا ضم تو اس طرف سے نظر اب کر لطف سی سی یہ بندہ معین تیرا</p>	<p></p>
<p>بحر عدم میں چکودہ گلفا م بہ گیا یاد حسین میں را تو کور و روی اشتر</p>	<p>دار فیاض سی اب مجھی کیا خبر گیا داغ نرنگ دلیر میں نام نہ گیا</p>

سرسیم روید و از تماشای تشنگین
سبکچرخ من سبک سی کسی من دانی

چپ عالم خراب سی و دو تمام مہ گیا
بس گلشن جان تنی لارام شبہ گیا

اوس داسر باسی ہوئے ملاقات ای معین
روز قیام یہ کہ سیئے پیغام کہہ گیا

سب چمن بین سیر کو وہ غیرت گل جا گیا
کمال مشین ضم کے دیکھ کر اوس دم
زلف اپنی کا بچھا لگا وہ جب تیار حال
ہو تھا منہ کو چھایا لگا وہ جب دم سیمبر
ہم شراب عشق اوسکی پکی سیلے ہو
ہجرین اوس گلے رہی ہی ہمارے چشم

قامت اوس کا دیکھ بوش سر و بال گل جا گیا
نادر دلی سپہ ہرقدان سب بن جا گیا
ماشوق نکام مرغ دل بس شل بل جا گیا
دل پر اک عاشق کا لہر عدم دہن جا گیا
مرے دم تک ہی نہیں رہے شل جا گیا
داسر عین اب اپنا اشک سی دہن جا گیا

ہیکہ چاہے سی لگالیو لگا بس کو ماہ رو
عقدہ فرقت اوس دم ای معین کہن جا گیا

جب جو آنکھ سی اپنی ضم ہوئی لگا
شاو تھی جیسی کہ ہم اوس کو دھڑل
اس تار و پانی سی اوس کے کلام

تب دہن ملک عدم کو اپنا دم ہوئی لگا
وہیسی فرقت کا اوسکی ہو کو غم ہوئی لگا
صفہ دوران پر خوبوش رقم ہوئی لگا

ہو گئی بالافلک زیر قدم ہونی لگا	حیف کہ گئی تازی کو سپر اور زمین
گلشن بہتی سی اپنا دم عدم ہونی لگا	زیریں باوس قامت شمشاد ایدو تو
کہیا بلا آئی کباب و نو نہین کم ہونی لگا	بہر تباہ عاشق ہیں سب کشتش معشوقین

ای معین الدین شہر شاعری تیر نکاب	
وہرین ملک عرب سی تا عجم ہو مینے لگا	

ادس کو ہی مری جذبہ آہنی چسپا	مجلو تو بخش سی بٹ پیرینے کچا
دل لے تین ہی زلف گرہ گیرے ایچا	اسوٹہ کیا تہرین میں اب جچ پیالی
نالہ جو کہیں پھر سی دلگیر نے ایچا	تو بلا نگہ شوق شکی طبع ارض دسا کے
افسوس کہ اس عشق کی شیر خور کچا	بوسے کی جوش وارہ مضروب مجکو

وہیلہ لا خود دیکھو داکر معین مہی	
جس دم کہ ایسی قادر تقدیر نے کچا	

شرمندہ ہو کی سرور چین سی نکل گیا	وصف قد صنم جو دین سی نکل گیا
جل آتش جہین دھن سی نکل گیا	کہ لطف اوسنی نہ کیا تبت ہر آنک
غیر سی لعل ملک میں سی نکل گیا	ہر شو کو دیکھ اوس گل غنا کی سر سبز
آہو ہر ایک دشت خن سی نکل گیا	جس نے اپنی خن میں تو رشک

ہوئے آرزو میں یہاں تلک آتش
صل حیل بیماری جو نکاتو ہو خجل

سلطان روح کشور حق سی کل کیا
ہر عضو میں تار کفن سی نکل گیا

کہتی ربون میں شعر کا کہنا ہے معین
اپنا تو نقص طبع سخن سی نکل گیا

چچ کہانے کا جو دلوں کو صدمہ جاتا رہا
ساتھ میری کے وفا کیسے روڑی ہو دستو
نوک اوس گل فی نکالی ہر مژدہ کی خار
مجھ کو وہ مانی لگا ہر دم تصویریں نظر
حاکم مطلق کر گیا دین میں جو منصفی
عشق میں کر رہا تہانہ بسکی میں مثال سزا

کیا اسی زلف و نام سی سلسلہ جاتا رہا
اور مجھی کب یو فائیکار ملے جاتا رہا
جبکہ میری پاؤں کا ہر تاجہ جلتا رہا
دور اور نزدیک کا حب فاصلہ جاتا رہا
گو یہاں دنیا میں میرا فیصلہ جاتا رہا
حیف اوسکی جس طرح تار کا غلہ جاتا رہا

وح کرتے غیر حق اہل دل کے کچھ نہیں

ای معین کیونکہ کہ مقدمہ وصل جاتا رہا

عزل خراؤ

اچھی ہری خوش سی پنجہ دین
شب گشتان ہر سی سار آخر نام سی

بالکل اتنی خوشی جو اور سر میں
دیکھو تباہی ہر ایک دہائی ہر لمحہ

صدائے کتب تمام میں تیرا دلبری	تیرا سہی سہی گم ہوا
ہو کے شربت شاخون تیری آبرو	موزون تیری اور پنہ نکلیں

سوزِ بحرانی تیری رشکِ ہر دور دہریہ	دلین لاشِ تیری
ایک تو اور دکھا دی مجھی صورت کو	دے ہی معین تجھ پر فدا

غزل ستراد

ایک مرد شدہ میں اور کچھ خیر کے کچھ	ہی میرا توتھ کو چہ جانا میں ہے
شاد ہو کر کے دہن جانا ہی چہ گزرتی	آہ بستی بشوق وہ کو چہ تر کرے میں
صاف کہتی ہیں بان دیکھ اسی سنگار ہی	پہرہ پوتا کوئی بھر کشیدہ محو
دماغِ حرکت کا اویسی گشتِ بستی میں	دایاں اس کو ہوشی جو آگاہ ہوا

جو کہ گزرتی بزمِ نین اساز کہیں	کاوی اسکو ایسی
اہلِ محفل کے کہیں آفرین تحسین	میں غنچہ دلو کہتا

ایسی آہ لا مجھ جی واصل ہوتا	جذب میرا اگر اوس پارہ کامل ہوتا
کہتی رہی گزرتی ہرگز نہ عالم ہوتا	اشنائی کا خیال اسکو اگر ہوتا کچھ
کر کے دریافت اگر کرنا تو عادل ہوتا	تجہ جبران سی مجھی فکر کیا
ہر ناگہ میں سمجھا تو نہ حاصل ہوتا	مستحان عشق میں اسوقت کی

بہارِ جہان

فکر کنین سی آزاد معین ہوتا میں
طاعت حق سی جو اک دم ہی نہ غافل ہوتا

یاد تو رشک گل میں گر نکل دم جایگا روح قائم تب ریگی قالب سکن میں جان اپنی میں ریگا حسی افزون اشک یزان یاد میں او کی ہون بزم	تو یقین ہی سر و سر قبر پر جم جایگا جونہ اوس رشک بری کراگ کاسم جایگا زلف کا اوس کی دلاجبت نہیں خم جایگا چشم سی بری اگر قطرہ کہیں تبم جایگا
---	--

ہو گیا وصل معین الہدین جزاؤسی تو خیر
دربہ دشت خلد کو آہوی جان رم جایگا

عاشق حبیبی کہتی ہیں وہ ہی نام ہمارا دستہ انگہ لڑتے ہی ملے ہی گیا دشمن ادب کو خرافے تو کیا بس میں ہمارا دگت اوس سے پیکے چو اچا میں ہم	اور جان فدا کرنے کا ہی کلام ہمارا سب پوش و عقل و طاقت دارم ہمارا پر حیف وہ بت ہوتا نہیں رام ہمارا بے حکم تو خیال ہے یہ خام ہمارا
---	---

آبادی شہان میں تو وہ سمع رو لیکن
گرایا طشت ای معین از بام ہمارا

میں اوس پہ دست و عاشق اگر نہیں ہوتا تو وہ کہی بجہ اسیر نہیں ہوتا

<p>فرق کہو سیستی ہستی شام غم مجھ پر خیال آیا ہی جب اک کی تیج ابرو کا نشان کی طرح کیا چاک دل جدا ہی نے کشش میں مجھ کو نہیں کیسے تارِ پنجو سے جگہ سی ٹل گئے گنت رکتے ہی نالہ</p>	<p>اسی سب سے تو وقت میری نہ رہا تو اب سکھری میری گردن پہ نہ رہا الہی جہ سے وصل غم نہیں جدا غضب کہ جذب میرا اگر نہیں ہوتا یہ جھیف ہی کہ کچھ اس پر نہیں ہوتا</p>
--	--

<p>کوئی نہیں کہ کہی اوستی ای معین جاگر کہ غصہ دلبر دیکھو اس قدر نہیں ہوتا</p>
--

<p>ان کی لگاؤ سن شوخ کیے آئند نہوتا لکھی کہیں ایو دستو تیر نظر اوستی عاشق جو نہوتا میں دلا اوستی میں کچھ گردش افلاک کا کوئی نہ گلازیت</p>	<p>یہ خزان کہے آئند نہوتا اس ناز کے کشتہ کا اگر سینہ نہوتا تو مجھ سے دقو کو کہی کینہ نہوتا جو میرا کہی عشق یہ دیر نہ نہوتا</p>
--	---

<p>ہوتا نہ اگر دھسل میں ہمیشہ فرقت میں آئی معین الدین سر پہ نہوتا</p>
--

<p>جب ہوا دستو طالع میں اوستی شمع کا اوستی اندر دہی اتنا ہی فنا واری میں</p>	<p>تو یہ میری سے کلمہ ہوا تھی تو کا فرق جسطرح ہر ایک عمل میں ہو گیا تو کا</p>
---	--

رخزگریشین سیر و کون حرق
و صحرای سیر کجی بحرین بکفیل
دیکه پائین اور ہی سہا ہی شش
زلف اسکی میں نشانہ ہو تو بہر کر کٹا

کیا بلامنہ ہی رقبہ سیر
مجلو سیر ہی کجی ریتا نہیں کسکو
شوق کیون آیتہ دل کو ہی لوسکی کا
بجز احدسی زیادہ ہی مجھی بر سو کا

بندگی حق کے کمی بسنی جوانی میں معین
تم بالقد تو وہ شخص نہایت چو کا

زمانہ میں اگر تم نہ ہوتے اسی میں
جو ہم مظلوم تم ظالم ہوتے تو پیری بکر
بصحن ارض گر ہوتے ہم گریان تم خدا
اگر ہوتے ہم عاشق نہ ہوتے یا اگر تم

تو عشق جس سے مطلق نہ ہوتا بالیقین
نہ ضرور جو رکا ہوتا تن پر گر کہیں
کیسے ہو تانہ آبر و برق پر خرچ برین
کہیں جذب کشش ہوتا حقیقت میں

معین میں ہوتے جان بازی تم میں جو قادر
تراج و طبع کو ہو تانہ کوئی جسم نشین

عشر بصفت

ہجرہ سی جیکہ نگری باہ تالین گیا
ہر دین و دیکش ہوا جدم سہر دریا

حالی کفار و نکاح سی پش ہو گیا
دیکھ کر تائبش ہر اک کفار تو زان گیا

عزم حضرت فی کیا جب دیر بر تو رہے	دلت و ترانی میں نیک گریزان ہو گیا
یاں تلک عیشہ دین ہو گیا کفار پر	خود بخود دسی ہر اک کافر مسلک ہو گیا

ن	ایک لی لی حرف ہر مصرع کے سر ہی امین
	نام فیاض زمان کا سب نمایاں ہو گیا

شرمندہ سر وقامت دلدار نے کیا	یا قوت زرو اصل شکر بار نے کیا
خاطر سی او سکی کہ نہیں سکنا ہوں	مجھ کو تو قتل ابروی خم واپس نہ کیا
یالم شباب کے میں بھی آہ یہے صال	یاد و ضعیف ہر ستم گار نے کیا
نارسی کری دو نگار میں دنگ کو شوق	ابھی نہ لطف گریب تو بخوار فی کیا
ایک کیسی جو کہول کے تیغ بدی کا دار	دیکھو لگا مجھ پر جب گہری تعمیر کیا

یون حرف میں فی ہر مصرع لیا ایک	
نہ یقین جو قوم و نام مرا	یار نے کیا

بھی حیف بہر اوس کا دلانہ عشق را نہ دہر	دینا خاک میں نہ کو مفت مار دہش را نہ دہر
میری ناز کا ذکر کرنا کوئی نہیں آں میں سے تہل	بہلا ہو دے دو کو وہ مار دہش را نہ دہر
بر انداز اداسی تہا شہ جو میں بر جی تہا تہل	دیار شکستہ جیکہ جلا دہ عشق را نہ دہر
کبھی تو تہا دجل جو تہی را تو جہا کے کرے تہل	گر اداسی میرہ کہ کیا تہا دہش را نہ دہر

<p> گر کچھ تو صاحب وفا کیجی + گا + عقل وصل سی گر صفا کیجی + گا + مجھی زندگی سی خفا کیجی + گا + نہ افسوس ہے در تغا کیجی + گا + </p>	<p> براک طرح مجھ پر خفا کیجی + گا + اس آئینہ دل بہتی رنگ پیر + ان + ہم آغوش ہو جائی پر نہ آپ + آب + جو مر جاؤں امید میں تو مرا + گدہ + </p>
---	--

کچی گو کہ شعر اس غزل میں میں کم * تر *
 انہی پر معین التفا کیجی * گا *

دم سیر حرمین یون بکلوای غنچه دامن
 خطا تشی بهی بس ای تیرک فکرم محسوس
 تیر از صف او تیری گهر که یون گنجه صفت
 دهن چینی لگی تلوار میری سر برای قاتل
 رخ رنگین کوه گل او رقد کوه سر دستان
 تیری ترکان کو یازد تیر ابرو کو کمان یازد
 بجای رشک سر رشک ام تیر امکان یازد
 تصور چهره شیر ابرو کا جهان یازد

معین خستہ دل کو خوش ترکان ہی کا رہی
کر سکی کہ نہ تو نے کیا رای جان جان بجز

دسل تیرا جیکہ ای دلدار کم ہو جائیگا
بھری اپنی عین دشوار کم ہو جائیگا

یاد رکھنا خوب دل میں تیرا سین	ہو جب لطف اپنا بار کم ہو جائیگا
گر کیا اقرار پڑا قرار بوسہ کا سبب	کیسے میں انکار سی نکار کم ہو جائیگا
کوی لیو گیا نہ جس ن تیری مفت	جب ہماری عشق کا بازار کم ہو جائیگا

لڑ	جو نگار نگار پرورد تو معین الدین سی	پہنچا
	یہ سبھیلنا تیرا مقدار کم ہو جائیگا	

پیاد پیاسی جاتی ہیں ہم گلزار کے جانب	کہ لہجہ ادبی صبا ہو اور ادا دلدار کے جانب
یکایک ہو گیا وہ قتل ایک عین شہر	ذرا جس نے جو دیکھا ابرویں خم دار کے جانب
جہاں آتش حسرت میں خاک تر کیا تو	گئی جب زلف کی فدا نہ تاتا تار کے جانب
کہیں اغیار لفظ لاف چاہی سطر جہت	مگر طاقت ہی کیا اور کئی کہ دیکھ کر
خیال آتا ہی ہر خط جو اس کی ترہ کا ہو	ہوا شہید مخاطب دل بہادر کے جانب
کہی تو کیچتا ہی ہو وصل شوح گلکاری	کہی ہنسوس فرقت کیتی ہی جانے کے جانب

نور	خدا تو ای معین و احد پر ہوتی ہیں مہربان	پہنچا
	مسلمان نور کے جانب یہودی زار کے جانب	

آنکھ میں نہ آیا جو دلبر تمام رات	نشتہ چیا کئی گز دل پر تمام رات
اوسس مہر کے انتظار میں عورت	اکسار مابین صبح تک اختر تمام رات

میں دیکھ پانا ایک دن اس شوخ کا تو میں	آئینہ کی طرح رہا ششہ تمام رات
میری زبان دلسی اور تباہی خواب میں	اک لفظ کو بھی وہ پری پیکر تمام رات

ستارہ بیخبری نہ ہرگز کیسے معین	
میں آہ و نالی کرتا ہوں اکثر تمام رات	

ابھی اس کی گہریر ابلنا عجب	کہتا ہی یوں تیرا ہی انا عجب
میں فی گنا حضرت دل آپکا	عاشقی کے امر میں انا عجب
جو کوئی جو ترے کے مالت میں آہ	پھر تو گھر میں اس کا ہے لانا عجب
شرع میں جب منع ہی تو لا کلام	برستی کا بھی ہی گانا عجب

مانہ ہی میں سی گئی جوشی نکل	
یہی معین اس کا بھی پہر پانا عجب	

سکھوتا ہی خیال بردی دلدار کا آج	دار کرتا ہی کوئی جس طرح تنوار کا آج
سنی میں چشم میں آب سنی لگایا	قتل ہو جائیگا قاتل کسی عجز کا آج
درخت عجزی اور پای برہنہ ہیں ہم	اسی تیرے مردشت میں ہر خاک کا آج
ایک کہ جو غرض اور نظر کے بدلے	اکوسی ہر اپنی دل جان دل انکار کا آج
قتل ہو جانی میں رنج میں ہم اپنی بار د	ہر کسی طرح سی دل خوشیت جو خاک کا آج

یہاں خوش نامی میں نہ آیا دگر | خوش ہوا ہو گا کردار کی اعتبار طبع

بچ کہاں ہی معین جو تو پیاپی شاید
اسد تجھ ہی ہوا کاکل ہمارا کا آج

خوش دہر و کو بہت خون بہا جطرح	غم کار ناؤ دگو کر نیابا نا جطرح
بخشناؤ انکو جاگیر و انجسطرح	بسپ کا غم کو ہی دنیا کہا کس جطرح
آگے اشراف کو تہا حاصل و با نا جطرح	اب کیونکو موافق ہی زانا جطرح
فیض پانی محال دل نہ سی ہقد	یہ سب بھی جو تک پستہ میں لگانا جطرح
شعر پڑنا اسطرح ہی بڑے سمجھ کے رہا	آئینہ انیسویس اپنی کود کہا نا جطرح
حاکم ظالم کو کرنا فریست کہ من سی د	گویا ہر مظلوم پر ہی موت لانا جطرح
گر شیر اپنی من کری کوئی جو انوکھی کام	اپنی ادب پر ہی خلافت کا نسب آنا جطرح
ہو وصال عاشق معشوق کا کیا اعتنا	ہی جواہر کا نہیں ادنیٰ شہنا جطرح

علم کے تغیر کرنا ہی معین بچ علم سی
اسطرح سی ہی کہ غم اپنا پکانا جطرح

آؤں تو محبت کا تجھی میں نہیں شلوخ	اور دوسری یکجہ مری پاس نہیں شلوخ
ہر چند کہ جو جواہر جدا مجھ جیسی اگر تو	ہر دھن کے کب مجھ کی تیری پس نہیں

<p>دوسری خواہی ایک ہی تیرا تو ہی تو فرح لطف سی دی گئی</p>	<p>ملنی کے گراؤ کی بھی بے ہوشی قلیل نصیب کا یہ میری طعنے نہیں</p>
	<p>برہنہ دی وہ کچھ تو نہ ادا معین کے کیا کاٹ نہ کوئی تیری داس نہیں شوخ</p>
<p>یہ تیرا سوس کرایہ لقا میری جس طرح ہوتی ہن قرآن تیرا دہر ہم چاہی دوسرے جیسا تو خفا ہی ہم تیری کوچہ میں بڑنگی ہم اگر کوئی غبار لیتی ہیں ہم تیری کامل کے بلا میں طرح ہجر میں تیری جو ہر جا نگلی تو عرق دے</p>	<p>کون ادھا ہو گیا تیری جو رہ جفا میری اس طرح کوئی نہ ہو دیکھا فدائے میری ہو گا غریب نہ اس طرح خفا میری اوس کو بھی دیگی صبا دانسی را میری کون یوں لیگا بلا زلف و دیا میری ہر گہری خیف سکا اڑھنگی صدا میری</p>
	<p>فاتحہ پڑھی تو قبر معین پر آیا کیا ضمیر ہی کوئی خطا میری</p>
<p>سگادی جو سن گئی وہ یار کا غنہ لکھون میں اوس کی ہر خط صدا اگر تلو خواہش ہو شام یکے تو</p>	<p>نجات سی ہو نہ رز کیا کا غنہ سلا تا صدا کچھ نہ تھا ر کا غنہ پہت سی میں بستی لہر کا کا غنہ</p>

آتش دلی کاسپری تصویر جانان
آیین کوه بجاوی خبردار کاغذ

دواتِ قلم نے کیا ای معین ہی
میدانِ حق سپید اور انگار کاغذ

تیری رخ کی دیکھی شعاعِ گزشتہ سیل پہ چاک
یقین سر یقین سر یقین سر یقین سر
گر کبھی مجھ کبھی تیرے نغزِ باس کی نار ہو
کہیں خبر پر کہیں خبر پر کہیں خبر پر کہیں خبر
میری دلیں تیرا ہی مکانِ قریں آدیکہ جان
تہیں دُور دُور تہیں دُور دُور تہیں دُور دُور
پری شیشین تہیں پر مٹی شکت تو ابھی
حسین خبر پر حسین خبر پر حسین خبر پر حسین خبر

ہو وہی حاصل اس گویہ دنیا سب نبی کیا کوئی روزِ ب
معین دُور گر معین دُور گر معین دُور گر معین دُور گر

اوس پری پیکر کو آئی جب تمیز
میری وصل و مجرمین یکے تب تمیز
جان تارون پر گرین بجا نقطہ
دلبر و گنو ایسی دی یارب تمیز
عشق میری لیگیا پہلی تو عقل
حسن نے سچی سچی کہوئی تمیز
فرق بنیادِ دنیا میں روز
گو کہ ہے پر چاہی و شب تمیز

لگتی ہی پوسہ بولا شوخ وہ
ای معین ابوگی تلوکب تمیز

پلن تو اجا میری پر سے روپاس	وان را غیر کے پست تو پاس
چاہی جسکو تو قتل کر ڈالے	رہتی ہر دم ہے تیغ ابرو پاس
جکو تیرا تو ہی لحاظ بہت	تجکو لیکن نہیں سر مو پاس
گیا اہلیل کا بس دماغ مہک	ہمگی شاید کہ گل کے خوشبو پاس

دلہ	ای صغین عشق جس جگر نہون
	کیون مسلمان جا دی بندو پاس

ہمکو تیری ہی ای حسین خواہش	کچھ جلدی تجھی نہیں خواہش
چاہی جس طرح کر تو جو دستم	لیکھ جانی کیے ہی کہیں خواہش
پاس کھا گور ہے تو ہمسی دور	تو بھی ہو گئے نہ کم یقین خواہش
دیکھتی ہم تجھی بن تو افرون	ہوتے ہی اسی ہی دہن خواہش

دلہ	خواہ کر قتل خواہ رکھ زندہ
	پر رکھینگی تیری صغین جہاں

آفت ہی تیرا ای صنم رشک حر قص	کرتا ہی شوگردن ہی بن دل میرا چور قص
اواز گنگرؤن کی تو گھر دیتی ہی دار	اور قالتا ہی صبر میں میرے فتور قص
دہنای آہ دامن پشت از گر کہیں	کسبھی ہی میرا قصہ ہے قصہ رقص

گاہا ہی جب تو شوق تو اس مٹنی نہ کر
تو دیک آ کے لیتا ہی توڑے تو جگر
ہم پیشہ کا تو اور تابی ہر مال دگت پرنگ

جان بخشا ہی رات تیرا اور سورہ
بزم و اس سی بھی کرتا ہی در قمر
رنجنا تیری پر اور بڑا تابی نور قص

ایلاف

نا خوش نہ تو کہنی معین کسی یان تو خیر
پردان خراب تجھ کو کر لگا ضرور قص

یا الہی ہی بھی اتو ہی ارمان غرض
جو نہی ہی اؤسی ہو جان بیکام نہ
رات و دن مشغول ہو کر یاد سیرین
زور و زربے مدعا ہو مگر مہر غرور
جو کہ نیکی اور ہر مجرمین کو لگو کر جان
واجبی بین تو کسیدت سے بچنے کی لنگہ
استقدر دی تندرستی اور نیگری کہ غم
تابعین کر چکو اپنی بندگان خاص کا
حکایت دی بھی حسین کہ تہو را تو نغم
دم بدم پڑتا رہوں کلہ محو کا بول

جان اپنی راہ میں سیر گردن فرمان
اگر مشکل ہی ہو تو سمجھوں ادسی
اشک سی دہو یا گردن میں ن
ہو پنج عجز میں سیر کہی تابان غرض
اور بدی و عیب کی لطف سی پیا
پر نہ بے داج کے سی ہوں بل فرمان
ہو دی ملی اور ہو خوشی کا خود بخود سالان
اور ہر کسی پر تیری ہر دم ہوا زان
سرکشی بے لیکہ حسین میں نصیحت
جسکے باعث سی رہی قلم میرا بیان

<p>دور رسای سحر فدا کے بہر غنوں میں جاکر سہل اس کو بھی جاؤں اور کیسا تانہوں شرمندہ میں پیش روی نیکان ہو حاصل آسیری دیدار سی مران حد سی افزون ہی یہی مجھ پر اسرار</p>	<p>بہت سی سحر فدا کے بہر غنوں میں جاکر سہل اس کو بھی جاؤں اور کیسا تانہوں شرمندہ میں پیش روی نیکان ہو حاصل آسیری دیدار سی مران حد سی افزون ہی یہی مجھ پر اسرار</p>
--	--

<p>کرمچین کے یہ غزل درگاہ اپنی میں قبول کیونکہ سب دلائل لیکن میں سمجھوں نادان</p>	<p>کرمچین کے یہ غزل درگاہ اپنی میں قبول کیونکہ سب دلائل لیکن میں سمجھوں نادان</p>
--	--

<p>پس اس کی یہ پچھا کرنا چکو تو کرواں کہتی ہیں پڑتای وہ نہیں سمجھ کر نثر میں نے مضمون کہا تھا تو</p>	<p>اگیا نہ تو کہت کا پھر کرنا لکھی تھو اہ کا ابھی سے پر میں لکھتا گن نظم میں ہر خط ہو گیا بود لکھا یقین تر خط</p>
---	--

<p>بہاؤ الدینی نے پھر جواب شکوہ لکھا معین نے خط</p>	<p>بہاؤ الدینی نے پھر جواب شکوہ لکھا معین نے خط</p>
--	--

<p>بہر سی چکو ہی بخدا ای صنم لما باز اس پر بخدا ہی ہو رہی تو سنو خط</p>	<p>کرتے ہیں جو تیرا کلام سنو سنم لما تو تم کیسا بھی کرینا کہ قلم لما</p>
--	---

پہا جبریت ہی رب گزرتو سہا زین	مشکل سے زرا تیرا بین ایک دم غلط
وگا سارا کو تو پہلا ہر سی شمع ر	کراپ پنی من نہ خدا کے قسم غلط
ایکون	اور ونسی چابی بھی شرم و حیا بہت
	لیکن معین سی یاد کیا کرتو کم لطف
ہم کوئی بدستہ کی ای جان طمع +	دی جو تو ہو جادی کم میدان طمع
گو نہ ہو ہر سی تو ہم آغوش لیکر	ہم تو رکھتی ہیں تیری یانان طمع
خود بخود ذلت نہ پاتا ہے وام	ہو سکتی ہیں جب کو لکے پلاں طمع
ہیں جو عاشق دہ تو معشوقن ہی کے	عسیر ہر گز رکھتی ہیں کیس طمع
ایکون	ای معین وانا تو رکھتی کچھ نہیں
	رکھتی ہیں لیکن بہت نادان طمع
پاں سے تیری ای سنگر تیج	سچ تو بتا چلے گے کسرتیج
لیکنا ہون کے قتل کرنے میں	کانپ جاتے سنا ہی کشتیج
خوف اللہ کا تو کہہ تال	ہیے اب توڑ ڈال لاکرتیج
بھی ہر کوشتہید کیجے تو	پھلے ابرو کے کو مقرر تیج
آرزو جب معین کے براؤی	سر راہی سچے تیری گرتیج

گر گنجی نہ وصل تو دیجی جواب صفا	فرقت یہ مار ڈانی مجھ کو جناب صفا
صاحب سمنڈا زپہ اب ہو جی سوار	سجاد تا چلو نہیں پڑ کر رکاب صفا
بتد وینگی مجھے ہوسہ جواب تو	سوہو نوکمی کہدانی کا ہو گا ثواب صفا
صحف تو ہدی قیدہ عالم کا خطی صل	نزدان مگر ہی جہے پڑا ہی نقاد صفا

دلف	کر کے جہاد در دہا ہوا میعین	یہ کفر و در کر تو ہو ملک و آب صاف
-----	-----------------------------	-----------------------------------

ہی ہین بی حد تیرا ہی پیر عشق	بہج دیتا اسی ہے ہر بار عشق
بس چھوکتا حسن ہی آب تک	ہلکو کر دیتا ہی جب افکار عشق
دین دنیا کے ہین ہر کام سی	ہای کر دیو گیا اب بیکار عشق
سخیان کر لے گوارا آب پر	جس سیکو ہو اگر در کار عشق

دلف	بادشاہو یاکد اہوا میعین	سب سے لیتا ہی برابر کار عشق
-----	-------------------------	-----------------------------

جگ فراق جان سی سینہ میں ادبی	رو بہ رو نہ کایا چہرہ چہرہ
تیر نگاہ کمان برد کا جک لگی ہی سینہ	جانا ہی تب تلایر دل غالب ہے تفتش ہر کر
کہتا ہوں جہش قمر سی ہی کو نہ نام رسد	انہی میل کردہ عالم دیتا ہی مجھ کو جہرہ چہرہ

اکہر سی نکل کر سمن گل بہرین ہر سام و بحر	نزداد اسی جانابی ہر سر مہر کج
گر عاشق زار تو داسی خوش ہو کے جھکا دگر کے تین	ہوتے ہی اب سکی معین شہر سپر کے کبرک
آپ ہلو ستانگے کب تک وصل کے آس میں صنم بہر سنگ شمع سناں اشک یاد کر ساقین بکھور بج و تعب جدائے کے	غم میں اپنے رولائینگے کب تک ہجر کا ہم اونہا نیگے کب تک بزم میں ہم بہا نیگی کب تک نزداد ایجان دکھائیگے کب تک
دل	روی پر نور کو معین سی آپ دیکھنا ہے چپائیگے کب تک
شرر حسن نے دی اس دل افکار میں آگ رخ نے اوس شوخ کے غیرت کے لگا دی دلا پاس وہ بت نہیں آتا میں لگا دوں کیا اب شمع ان بزم وہ غیر و گماری جیش	شعلہ عشق نے بہر کای تن زار میں آگ برق کے ماہ کے خورشید کے جہاں آہ سی حیر و حرم کے در و دیوار میں آگ آتش نالہ سی و دن محفل اغیار میں آگ
دل	دلین آتا ہی کہ اب سوز و رون پہنچے ای معین و دن میں لگا چرستگار میں

<p>دسل میں بسنا نہ گزیر میں رونا نہ دل جان نہ اموغ سی کرنا اچکو کہونا نہ دل تو خبر دار ایدم ہی رات دن سونا نہ دل بہول کر حسن بنو نکا کہی بونا نہ دل</p>	<p>اے سی معشوق پر عاشق کہی بونا نہ دل خوب دہن گو کر یہ لیکن نہیں کرتی فنا گر تصور دلبر و نکا خواب میں تلکونہ تخم الفت عشق کے مرز میں تہوڑا یا بہت</p>
---	---

<p>رحمت حق سی بہر ادا میں عینا سی نہیں ای عین کبد و کشتی سی سے دہونا نہ دل</p>	<p>ای عین</p>
--	---------------

<p>دلبر ابو کر سی ٹکری کرتے ہو ہر آن تم ہاتھ میں لیتی ہو جب شہناز کا دامن تم لیکھ خسی اینہ کو کرتے ہو حیران تم ہر خدا کے واسطہ کھلا لو خود آراہان تم کیونکہ خوبے کے جواہر کے ہونے کا ہاتم پاسکت پیری کہی ہی میرے عجیبی مان تم</p>	<p>بزم میں رقصان تو کیا سوچو سب بزم سب کو ای رشک پر ہوتا ہی اورنی چشم دلبر سے کسی کا کرتے لطیف گرچہ خون ہو جائے گا میرا لاسی اگی لعل لگا ایک ہی شد بوسہ بر عطا بے بلائی آپ سی لاتی نہیں تشریف ہو</p>
---	--

<p>سب فریاش تمہاری آشنا یہ غزل خود معین نے ہی کہی سنو لگا کر کان تم</p>	
---	--

<p>یہ سب جو اشک اپنی مفت کہو نہیں ہم ہم میں کر یا چشم یار کو روتے ہیں ہم</p>	
--	--

و ده شگفتی او پر مهران بویانه نهو	تخم الفت آب گشت عشق من بویانم
تا توان اسطرح هجران فی کیا بی چشم بخت	کهن نهین بکشی مگر یار و نهین سوتی منم
کوئی بود یگانه صدقه اسطرح بر همه مومن	جس طرح قربان اوس طنا ز پر بود منم

دامن آلوده عصیان کو فراق یار من	ای معین الدین بر دم اشک منی گم
یوسف	نیت

باوصیان تجبسی فقط یبه گلا کردن	سوز فراق یار سی کبک جلا کردن
اوس دز باسی سبب دنیا من کام یار	کیا من بی آه رنج دالم سی گلا کردن
توش بونبای بیلومین غیر دوده نیز	اور سه به اپنی کیا لیا من بی با کردن
جای این دکان اسکی من اختیار بوسا	کیا پایا ده سانه من من بی چاک کردن

چاتی نهین لگتا معین کو دوده دل	تجسسی شکایت اسکی کیا من بک بک کردن
--------------------------------	------------------------------------

چرب تیری باه لقا در آتیه باقی بی نهین	گرچه تو خواب من صورت کو دیکه بی نهین
هن تو امید ملاقات سی آوری بی سیز	شب که آغوش تصویر من آتی بی نهین
بی ستم رشک پر جو رخ انور کا نقاب	خون من مشتاق تو چهره او سیمانی
بزم من نهو جین جوی تیری بی شرب	ای کجی بی توشه چشم من لای نهین

۴	ہی در رخ اسمین نہیں بندہ معین کو بے ملاقات تیری زلیست تو بہا ہی نہیں	
<p>ٹوٹ سکتیں نہیں زلف مسلسل بھربان دیدسی چاہیں کہ نگین ہیں جال بھربان یاد آوین تب اوس سی ہنی وہ قاتل بھربان پاؤسی اتونہ نگین کے بمشکل بھربان ہیں ہماری زلیست کہ دانستہ کامل بھربان واسط اپنی ہوئیں یہ وہ اندل بھربان</p>	<p>ہستو تو دین ای اسیر ہو خوش دل بھربان عشق جانیان میں ہوئیں بکو تو حاکم بھربان جسکے ہم قیدی ہوئیں وہ ہی ہوا سقم بھربان تو ہما ممکن تھا انکا ابتدای عشق میں قید زلف یاسی ہم جا نگنی کس جانک بیش بخش اور بکو ایزد غفار فی</p>	
	<p>ای معین ہی تو نہ کیا سب کس جہا عشقین پہن تے ہیں نہک بدادان و عاقل بھربان</p>	
<p>دی بوی موسیٰ آتش شکستہ کچھین لطف صفا جو دیکھا اوس سیمت کے میں عشق پدم لاجب راہ رتن کے میں رہتی تھی خوف لاکھوں ہجر و من کے میں سب بچائی رکھنا محلو غن کے میں</p>	<p>کچھ لگیا جواک دن رشک چمن کے میں شرمندہ ہو گئے سب جوان دہر اوسم کے ترک حکم رانے دلمین گد اٹھانی دھل منم سی تل تھا گوشہ چہ اوکو ہی التجا یہ حق سی اس دو میں</p>	

شکرہ دلاسی ہی دلیبری کرین	کچہ گرم گوہری تری دلیبری کرین
دامن پس دصال ہوا ہی فراق سی	کب آنسوین دیدہ ترسی ترین
تہو کرسی مجکو خشرین کیونکر جلائی گا	دعویٰ خون کرد نگا سترسی کرین
حیرت میں سکس پار کو گر لون مکان	لکا کب لگینہ شترسی درین

بچشم کے بری ہی خجالت معین مگر	
آتا تھی ہی مردم ہمسری سہر نہین	

دل لیلیا اک دم میں دلیبری کرین	ہم لوٹ کی ہوئی تبدی کترسی کرین
دندان دلب لکھی کا کیا وصفیان کچھ	یا قوت و در و مرجان گوہر سترسی کرین
قدر شک و شیرازی رخ شل بہ تابان	خوبے یکے ولایت میں سرور سترسی کرین
زلف سیہ جان کے تعریف کریں کیا ہم	شک متن و سنیل عہز سترسی کرین
کیا ابرود شترگان کا ہم وصف کریں	شمیری وہ یار و خیر سترسی کرین
وہ کلچمن خوبی بچار ہیں اس باعث	بہتر سترسی کرین بدتر سترسی کرین

سب ہم دستم او کی بوجہ میں معین ہم	
ہم سخت ہوئی ایسی بہتر سترسی کرین	

ہمیں لین خلوت میں جب کے لوگوں میں	یوں خفا ہو کر کہا کس طرح سی لین چھپان
-----------------------------------	---------------------------------------

آتش حسرت میں سوزان ہو گئی اسی	مکھو جب اس نازنین کی لیتی دیکھیں مجھ
کر کے مت اور خوش آمد لیا خوش	دل رانی ناز و غمڑہ سی بہن میں چھان
بعد میں کے ہی بولنگی نہ ہم انکار	اس طرح کے لگتے ہیں جگہ کو شیریں چھان

ای معین الہیہ اوس کا پہ کیا جان	اپنی ہی مقوم میں لنین لکھیں نہیں چھان
---------------------------------	---------------------------------------

نہ وہ سطرف آہی نہ ہم سطرف جانی	ہر اک دم یاد لاکر کی ہم اشک اپنی بہان
پناہی حضرت دل میں جو اوس گلام کو	بہت پہلو میں کر آہیں اوسی دم غل جانی
غضب سے یہ کہ وہ کا زری عیار کا	اور اوس کی تکرہ میں سر ہمیشہ ہم جگہ
سے لب پر بحر سی ان دم والی اوس عالم	یہی کہتا ہی ایک ہم محبت آواز میں
کیا خوش وصل اوس کی سی خاب	گر اب دار بھران پی چہر اوس کو ستار میں
تصور میں جو وہ دیکھ ہی تو تباہی ہم	تو پہر ہمارے میں خوش ہو کر نہ ہم پہر ستار

خدا جہاں معین کسی جہاں ہم نہ یہ	چہا تباہی وہ نہ ہم سی ہم اوس سی نہ چھان
---------------------------------	---

شکم صاف جب اس کا ہم دیکھتی ہیں	یہ بات آئینہ میں ہی کم دیکھتی ہیں
خود پوش کہو کر کے زقت میں	گر اب تو راہ عدم دیکھتی ہیں

بحث دل دیا ہمنی ایسے کی بدلے نکالی ہی اختیار ارمان اوسسی لی ہن جو ہمنی تصویرین بوسسی	بیان تک کہ بورو ستم دیکھتی ہن اور افسوس ہم رنج و غم دیکھتی ہن دلاہم وہی دم بدم دیکھتی ہن
	یہی نام ہر ایک مصرع کی سرسی نمی حرف عقل اوسمین کم دیکھتی ہن ۴
رقص صنم ہی آج کہیں اس دیار میں پشتوار سرخ شوخ کا کیا وصف کیجی پہو لا شفق جو شام عزیزان میں بغیر مغلوم ہو کو پتی ہن کچھ قتل کیسی طور کچھ لطف ہمنی جاگنی ہو کہ کیا طلب اوس کل کے کفش پا کے برابر نہیں کوئی	شوکر سی لکڑی ہی دل بقرار میں جسکی لگا ہی رشتہ جان بارتار میں ہمنی پر رنگ پان ہی مان لگا میں شاید کراچ سر مر لگا چشم بارتار میں بولی یہی تم گئی ایسی پیار میں دانش اس سخن کو کہیں ہم ہزار میں
	جسے وہی جو کہ دلمین نکل جاوی ای معین ادوی وہ ایک دم ہی ہمار کنار میں
دور ہی پارس کی گوتن بن بجان گوتن کسی طاقت ہی کہ پہلے ہی کہی سینہ ہن	جبرامید ہی ہم وصل کے مان گوتن ہن ظلم کا ادسکی جو ہم سنگ گران رکھتی ہن

و صل ہو تابی نہیں رہے ہمارا افسوس	اور ہم بھڑسی تن میں نہ توان رکھتی ہیں
ایک بوت کے تمنائیں دلا جسا پر	پاؤں رکھتا ہی وہ بچشم نام رکھتی ہیں
ہجرین اوس بت طراز کے مثل سہل	و لگو ہم پہلو میں ہر وقت طیان رکھتی ہیں
گرچہ ہمسی وہ نمبتا ہی پرورد لیکن	ہم تو دلیں جگہ اوس یار کو یار رکھتی ہیں

شعر گوئی میں ذکا طبع ہو دی کیونکر
ای معین بہتو سہی درد زبان رکھتی ہیں

شوق ہم دلیں سدا قصبان رکھتی ہیں	اور خوش را کسی یہ روح درد دار رکھتی ہیں
مہر نہ کیا کہی ایندین اوسنی سچی	ہیں جو آئندہ آئندہ کہان رکھتی ہیں
مثل پردانہ فدا کر نے کو کوشش پل	اور کچھ ہی نہیں ہم شوکت شان رکھتی ہیں
خوب یاد کیا باغ جھانمن	کچھ نہیں بوی وفا غنچہ دیاں رکھتی ہیں

یار دیو ی کہی بوسہ میں لبکشاں

ای معین سستی جسم میں جان رکھتی ہیں

بزم میں رقصا ہو جب سستی گامین	ہمیں اوس دم خود بخود الد کہانیں
یک ایک اگر لگی اپنی جگر پر ضربی	جب لگا کر دہر دے گود کہانیں شوکرین
پارہ پارہ ہو گیا اپنا تو ہر شوکرین دل	کسے اوس طراز کو ایسی کہانیں شوکرین

مئل میں ہم نہ آتی باغ جنت سی گہی	اچھو اس گلزار میں اوس سے کہیں
ای معین الدین زندہ ہو گئے مر قدین مسم	یاد اوس رشک سبجائے جو امن ہو کرین
آہ دناک سی تیری حیرت میں دہنوں شوق میں تیری ہی مادہ پروانہ نہیں کچھ رقیبوں کے طرح سی نہیں دم بازوں توھی ہزار میر اور تیرا میرا نہیں	غیر مجھ کو نہ سمجھ عاشق جان بازوں میں گلشن دہر میں نہیں بسا دہم ای کلفام سیم اور زر کے سوا جان فدا ہی تجھ پر بات ظاہر میں کے کیا نو پر پوشیدہ
ہو کین چاہی تیری سی معین گو بے قدر	نہ رہے مجھ ہی تو ہوا تجھ کو کہ طرازوں میں
ہزار دن بچ گہائی اوس گہری مٹی دلوں تو چکی دلع اوس دم مثل گل دلی گستاخ لگایا گہری سرمہ کو اونی شہنشاہ شوق فی الفور پیو لا اوس گہری شام غریب را رنج دیکھہ زور بولا حقیقت میں تہا کلی بس شوق سی اک اک ہی ان کی شہنشاہ	دلی جب بچ اوس پرانی لف پچان چنا جس وقت پیشاپہ اوس طائر نے اٹھ کیا ایک گیا اوس وقت از اقل ای یار چاہا ایسی پران دس غارت گردل نی جوانیہ کو شفا فی کاہتا دعوی حیران ہوا خلوت میں دل اوس شمع سے کھینچا

طلب ہو کہ کیا ہمیں معین الہدین بک جیسی
طبع طری کہ کیا خوب ڈاکو سرگرمیاں

پاس کتا تانہیں وہ کھدن تو کیا کروں	کرزدن داغ جگر شک چمن تو کیا کروں
وصل ہوتا ہی نہیں اوس سی کرد دستو	لون نہر پر پھر کے بیج و من تو کیا کروں
محب کی تابی وہ بت الیعی بکت	ہو نجاؤں شیخ سی من برہمن تو کیا کروں
پستی ہے و درہی چشم سیر سہل	چشم آہر کا بھون نظارہ ن تو کیا کروں
زلف چان کین دیا ہی وہ ہر دے بیج	رشتہ جان کو نکلون پر شک تو کیا کروں
حیف ہوئی نہیں کچھ آہ اوس پر کارگر	دون جلا مجھ پر اپنا نہ تن تو کیا کروں

بونہیں آتی دفا کے مطلقا اوس میں معین
گر یہی وہ بیروفا غنہ دہن تو کیا کروں

میکو مشوہی کسی پردہ نشین نے اندون	شیفہ تہہ حد کیا ہی ناز میں نے اندون
لبک سا کہتا ہوں جو دشت میں چکان	کیا کیا ہی سحر مجھ پر میں جین نے اندون
بے نظاری کے کیا ہی آہ واجب طرح	قتل میرا کی چشم سر گین نے اندون
خود بخود حیران جو ہوں اندہ دلین میر	میر لیا ہی دیکھ شاد اول میں نے اندون
اوس کی بوسہ کو تہتی من کی ہر دے	غیر کا چوڑائی لینا گو معین نے اندون

<p>تو وصل سی میری ایجان ضرر بود توین جان اگر تم شام سی تاشب بغل مین میر آجا و کید بی میر اجا تمبارا لهر بوگر د لهر بتهناری بیکر صعبت بودو اکدم بهر کیکی طر</p>	<p>جدای سی ذرا بی نغم کر بود توین جان جهان مین رود محشر یک سحر بود توین جان رقیبونکا کبھی اوسجا گذر بود توین جان مخاطب دل تمبارا عمر بهر بود توین جان</p>
<p>معین الدین کو عارضکا اپنی دو اگر بوسه نه محرم مہ سی افزون جلوہ گر بودی توین جان</p>	<p>تو بہر اغیار دہشت سی نہ دان بر سوز بساں خار انگون مین قبو کی کشتی مین ہاری دامن د لگو پڑ کر کے جنگی مین جو خود در کر جاب عشق ہر لحظہ ہنگی مین</p>
<p>گل مین اوس سچو کہ ہم کبھی جو جاب پیکر غرض بگو کچھ اوس گل سی ہی لیکن نہ ہم نہ وصل و مجری حاصل نہ حاصل غم و ساد نہ سکا کون راہ عشق مین کھلی ہی تھا</p>	<p>تو بہر اغیار دہشت سی نہ دان بر سوز بساں خار انگون مین قبو کی کشتی مین ہاری دامن د لگو پڑ کر کے جنگی مین جو خود در کر جاب عشق ہر لحظہ ہنگی مین</p>
<p>معین طرح سی نصف کسی بہر غم کہ دگر دال جیسی لوگ چٹنی مین چٹکی مین</p>	<p>شاخ امید آہ اسی سی ہری نہیں حسین کہ نہ سحر کا بود و ذری نہیں کچھ چاہی ہی اوس مین برات بر نہیں</p>
<p>میری کنار میز پر وینشت پر کھین ساقی جادی جلو شراب دصال رہ راضی ہوں جبکہ عاشق و معشوق عقید</p>	<p>شاخ امید آہ اسی سی ہری نہیں حسین کہ نہ سحر کا بود و ذری نہیں کچھ چاہی ہی اوس مین برات بر نہیں</p>

خویشی و دامن بی و ...	بود سیر سی روشنی تپانگی خورشید
-----------------------	--------------------------------

آن	لوس نازنین سی ای معین رفتارین کبی	کر سستی بی بلبری کلبک در سیه نهین
----	-----------------------------------	-----------------------------------

و دهی کوفله بر جهان صنم چشمی بن این دنیا عم جرسی گو کیم نیست جل کمره جرسی گناه آلود مسی بن برادر دن ریخ دلقب پر لعل لاله نال مچی در شربت آبی تیر جرسی جصل کیم	دلست میرا شوقین بی کبی عراب و لطف که بول خدا کوستم بری ن کینی کبی تیری و مل کشد و قین یار لگنی جاو آکی میاد سوزن باغ جهانین سیه در غصبت بو تو لک لاله
--	--

سیه بی غری کی تیخ کار خم بلجسی مرهم دخیه سی بوز شفا معین سوزن در شته کا ذکر نی کیا کبی سین بو لکوسیا

فراق یاسی و التدن من نهین و یکا کسی دیر من شماره کسی بری میدان گت سنی قدر اگر میری جزو نفا	او بی برابر شد بدین مرا جیب اگر کسی ملک پین او بی لاد و دی تار کفن من مجات سی نهی قیس تر من
---	--

سوزن من پاصحین کو او ظاهر محبت نهوئی کو بی جو پیر من

فرسند جبکہ پیش رخ یار برق ہو	کیونکر چہ ذقن میں دل بزم عشق ہو
ستا ہوں اوسنی چہ برافشا چنایاں	تو میرا ایک دامن جگر کیوں بندرق ہو
آبادی جو وہ بین پنجوڑوں اگرچہ دہوم	عیردنی مجھ پہ عرب سیلے تابہ شرق ہو
لو کیسی کہیں جو کیش میں دوس تہذو کی مانگ	بیشک ہزار جالسی زبان فرق ہو

لال	غافل نہ تو ادسی کسی طرح ای معین
	جس شخص کے تین کہ تیرا قصد طرقت ہو

شعن یہ مجھی ای عشوہ ہو کہ دین پس من سر کا تو	زبان پر لاؤ زبان پر لاؤ زبان پر لاؤ
کے زندہ غیر و زشت خاک کا مجھی تہلو مان مر جا تو	بیان فراتو بیان فراتو بیان فراتو
صداسی باز یہ کہ دم دم کمری شہر دیکھی گنیم	بیان ہر باتو بیان ہر باتو بیان ہر باتو
کر و نگار ابرو کا و صف ملی ہی جا گئی حسین	کمان گرساتو کمان گرساتو کمان گرساتو
تہہ پا بضع سرا پا کل کنا کا پتہ سہالی چل	جوان ہر باتو جوان ہر باتو جوان ہر باتو
وہین آہ ہونای جلوہ دہیم درر کے کہتا ہی شک	جہان پر داتو جہان پر داتو جہان پر داتو
میری الگ غصہ کے آہ ہونای جلوہ دہیم درر کے کہتا ہی شک	روان ہر باتو روان ہر باتو روان ہر باتو
ہوئی رنج ہر تو بگو سبب نہ وصل میں	کہان ہر باتو کہان ہر باتو کہان ہر باتو
معین غم عشق تہہ عیاں کیا یوں	نہان ہر باتو نہان ہر باتو نہان ہر باتو

نزد کو ہوش کو طاقت کو اور آسائش مانگو	کیا تسلیم مہنی اپنے سر پر کر کے جان کو
قمر کو شمع کو شعلہ کو اور خورشید تابان کو	رخ نور سی او کی ہی خجالت روز و شب
شفق کو برق کو انجم کو اور رعل بخش کو	لب و زبان معاذہ فی کیا بقدر شدہ
گلو کو سرو کو گلشن کو اور گلستان کو	قد و رخ و کامل دیکھ غیرت سی عریا
گر شمع کو اور آواز کو اور چشم فشان کو	ادھائیں مسخیاں حیران کے دیکر منفرد
تنہا کو ہمس کو حوصلہ کو اور ارمان کو	نکالا اہ بوسی کی کہی ظاہر باطن میں

معین خوش کون ہو گا عشق میں مہنی تو یہ دیکھا
ستم کو رنج کو تشنگی کو اور حرمان کو

کہ ہم تلو بیاہیں نہیں برگز تم آیتے ہو	سب کیا ہی کہ تم ہسی جو انکھیں لگی ہو
اور بکو آہ سولے پر جو آگے چہراتے ہو	رقیبوں سی تو ہم اغوش رہتی ہو رات
غضب یہ کہ صورت ہی نہیں ہو دکھاتے ہو	دیا مہنی تو دل تلو سمجھ کر باد فاد تم
ہماری آبر و ناحق میں کیوں اب تم گشتاں ہو	تمہاری دھل کے خاطر خوش ہو گئے کسیکے

معین الودیں سی عشق سی ہر دم بے وقار ہو
نظر سی ہر کیسے آپ کو کیوں تم گراتے ہو

دیکھتا ہی جیسی وہ شوخ پری روز	ششدر و حیران ہی اور تیکہ برآو آیتہ
-------------------------------	------------------------------------

<p>آج کی دن آؤس پری نور دنیا پر کہیں رکھنا ہی زلف چشم و ابرو اوس کف ایسی ہوتا سہمی رو اوس کی اذام مصفا کو جو چھوٹے کیون نہودی رشک سی خمر چوٹے</p>	<p>بچل ای مشاطہ میرا دل حیرت زدہ صاف دروشتن گرہ رکتا ہی و پیرہ شل اوس کی خوبی اور صفا آپین پانا نہیں کہ بالیدہ ہو جاؤ آئینہ دانسی نکل اریکے پس دی ہلو جوب دیکھی صاف</p>
---	---

<p>ای مریل الدین کسکا طالب دیدار کف ریانی یون جو تیرا سی بر سر ابرو</p>	
--	--

<p>قبر گیر کر کے مضمحلہ پوٹا سی بوٹا گنجی ہی ای سی یہ کید تب سی تیری جا سی کب تیری اس کج کج سی</p>	<p>جیکو تیری ایسی ہی سی تو رہا بند غم سی ہو جاؤن خالق ای کری کہ طفلی کے پیا ہی بطرح کے ہو خوب گر</p>
---	---

<p>چور گو یہ غزنیہ رخ کا سے نظارہ معین کا ستای سی</p>	<p>دلفین</p>
--	--------------

<p>روشن فلک میں شان شمس قمر کے اور رات دن ہویدادین میر کے</p>	<p>جب گن سی حق نے ارض و سماں شہر کے تیری ہی اوس میں زیب کو اس جلوہ گر کے</p>
--	---

قدرت میں ہر زمین پر عیان ہو کر رہے
 وحش و طیور و سحر و امور اور بلخ
 ایسا لکھا ہی ہستی تھی پہلی زبان یہ
 فضل ہے رب شے سے ان کی شرت
 لکھتا ہے تم تو وصف محمد کو شوشی
 سچھی سبھی شرت کے پیدا ہو دین
 پیدا بہت خدا نے پھر کر کے پر آپ
 محبوب تھے ایسی کر لک جیلنے
 معراج جب گہری ہوا اوس دم جا رہی
 راضی رضا پالیسی تھی ہو کر کے خوش
 جو آپ کے نواسی تھی وہ دونوں حسن
 جسوقت کافروں نے ہوئی زہم دین
 تھی چلت آپ کا شریعت میں اس قدر
 کفار سی ہوا جو کسی جا مقابلہ
 وہ اللہ معجزہ سی کیے بدر آپ نے

ظاہر بھی اب سب لکھ دیا یہ شام و سحر
 پیدا پری دجن و ملک اور بشارت کے
 قائم تب اسکی گرد یہ کوہ و شجر کیے
 لیکن پیغمبر اونی بن والا کہہ سکیے
 سامان اوکئی نو پیکے بن پر شرت کے
 کسرا کے قمر پر سی تو زیرہ زبر کے
 ساری پیغمبروں سی جلیل القدر کے
 روح الامین تھی جنکی نے نامہ بر کے
 روشن بہشت و کوشا کے دیوار کے
 پہلی خدا کے راہ میں نور بفر کیے
 پہر نذر حق وہ دو نوز یہی لکھ کر کے
 فی النار و السموات کے بیداد گر کے
 جو امر حسب شرع تھی وہ بے خلاف کے
 ہوش و حواس کافر کنی منتشر کیے
 جو شخص کو چشم تھی اہل نظر کیے

ایمان لانی فرقہ کفار کے سے ہے
 صوم و صلوة کسی کوئی آگاہ بہانہ
 واجب تھے جو کام کئے جد و جہد سے
 کتنو نکا اپنی سوجہ سے کفر کیا
 ہرگز غانا اور کیا ادا کو مومن دین
 ایمان جبکہ اچکے کفار آہ
 عید الفصحی کے روز رسالت پناہ
 اسطر حکمی سخی تھے کہ بے انتہا عطا
 درگاہ حق میں ہو گئے فوراً و عاقب
 حضرت سی ایک مرج فی ریکابا سوال
 کے عرض کر گئے ہی نہ ہو جائیں ملک و قوم
 لایا نہ آہ آپ یہ ایمان ابولہب

یہ بے ثر و زنت ہی
 اس سے اور بدیت ہی سے دور ہے
 پورا رز خلافت سی سو سو عذر کے
 شمشیر سی ہی کتے ہی کفار سے
 ہر چند کا زدن نہ بہت شوش
 ریشن چرخ دین کے پر گھر گھر کے
 راہ ضلالت میں سیکر وں فرار
 مفلس کو اور پادہ کو مال پہنچے
 جدم دعا کو آپ نے وال شکر کے
 قائم دعا سی اوسکی دہن بال پر
 تو معجزہ سی موم ہزار دن حجر کے
 دنیا و دین اوسنی بہا بہرہ

یہ زندہ گی سی آپ نے تا مرگ اسی میں

انجام کام دین بنے ہی عسر بھر کے

دن جان سی بہا صدقہ مگر تو تم کو

فدا بس کوئی جان میں اگر ہو تہ تو تم کو

کبھی یہ تامل کی کوئی باز محبت ہے	فرشتان دل و جان موجود گر تیرے تو ہم نے
نہو تا کوئی ای دلبر تیری اس دردِ سخن پر	تصدق یوں کبھی دلی گرتے تو ہم نے
غضب ہے شاد ہوں تجھ سے بر روی دم	وصال بزم میں یرن خوش اگر تیرے تو ہم نے

معین ہونو نسی جب غزل گایا اوس شکر لب نے	ہمین یہ رشک لیا جام گر ہر سیتہ تو ہم ہو سیتے
---	--

جسکے برق وہ پر رخ سی او نہا لیتی ہے	ہو خجل شمع دہن سر کو جھکا لیتی ہے
قتل ہو جاتے ہیں عشق بچار اوس دم	جس گہری چشم میں سر بردہ نکالتی ہے
دلین ہوتا ہی بہت ابریشم بندہ	لب پر میکی دہری جبکہ جالتی ہے
خون غنچہ کا چڑھتا ہی اوسیدم پر	سرخ جوڑی پر جوہ پان چالنی ہے

اے	کرتا ہی اوسی جو عاشق کوئی بوسہ کا سوا
	ای معین ہو وہ خفا منہ کو چھپاتے

جسی ای شمع شبستان آہ تو گل ہو گئے	بزم عشرت پر پائے نزل ہو گئے
جو رفت سی تیری و التبتغ دہن	اپنی خاطر پر کران بس نہمت گل ہو گئے
روشنی تیری سی روشن تیرے بھی ہو گئے	تو ہوئی کیا گل کہ نہ کیے سی بالکل ہو گئے
کل کیا جب تکو م نہ تو میری جا دین	مکش جنت کو رہی شل میں ہو گئے

	نشر کچھذا ہوتا	پڑائی نہ ہو گئے
<p>کشور خوبے میں ای دلبر تو شاہ ہے ما رخصت با سبزو سطر جو میان کھا، لیا کون تعریف میں سیر ان ضم ہر مرتبہ چاہا کردن کراہی جیسا کہ مجھ پر رخ تو ظلم و ستم تیری فرشتہ راہی اس قدر جوشن</p>	<p>رہا جسے در رخ شمال ماہی ابر گرد ماہ عاشق کا دو داہی سبستان رو بر و سکی لبان گاہ چاہ میں لیکن گریبان گم تیری جاہ و بسبھی مہر سی نکستی میری ہر دم داہ ولوی بوخت میں مثل قدس اجاہ</p>	
	<p>ابو جہانی سی لگا جان خدا کی واسطہ ور نہ بیچارہ معین لیا عدم کے راہ</p>	
<p>کرجہ قتل عاشق پرست بے پیر کبھی ہے بہت جان باز ماہی بن بچارا کو سگری ہے غصہ اس وقت دوا ہی تہ و بالا سبھی عالم چاہا پان مجدم اباس سرخ پر قاتل معین اب اس کے تو خدا پادشاه پر</p>		<p>تو ہر دم چشم میں ابرو ہی تا صبر کبھی ہے کمان لبروسی جب عالم مرہ کا تیر کبھی ہے مسی کی جگہ دانو میں ضم تحریر کبھی ہے تو بسم عاشقونی خون فیہ تیر کبھی ہے جو صفت ہر گل کے نئے نسو کبھی ہے</p>

ایک دزدان ہنرمند قتل جینش ابرو جو ہو گئے سین	غیر کسی زن رعایت سی جدا لاکھونے فرق ہو جائے
قتل ہو جائے ہم درتی نہیں لیکن شکوہ جو ریتان ای دل کبھی تو	رو از غریب رسوا تا بشوق ہو جائے ماہ رو کوئے دلوار

ن	وہ قمر لیونیک چہا سی لگا ہو تو خبر در نہ داغ دل معین زرت زرق ہو جائے
---	---

بر لفظ چشم میر ہنرمند سی نم سی لقوہ نہیں ہی یار و بیمار عشق ہو نہیں ملنی کے میری ماؤ سنی کہا ہی قسم نصیب کسو اٹھ تو نسخہ لکھتا طبیب نادان	اور ہم نشین پیدا مرض سید لکھت ذات کو یا کہ میری حق میں اوسکی نیک ہے صاف لکھ نوک قلم سی لم سی
--	---

اوس رشک گل کے نو بے منکر ہر اک پری صاف اے معین سے باغ ارم سی ام	
--	--

جسک کہ تجھ پہ عاشق ہم اہی قمر نہونگے ہو دیگا تجھ سی دلبر فرزند کو نفع حاصل جس طرح سی خواہ میں ہم تجھ پہ جان دے	اس جل حسن کے سی لگے ریشہ نہونگے نخل مراد اپنی ہر بارہ نہونگے پردانہ بھی تصدق یوں شمع ہر خوبونگے
--	---

کتابی ای ضم نہ
 بہر یہ دل ہزار گز خبر نہویں
 مرقد کے تیرے کاب ہی جو
 قمرین یہ روشن دل غمگر نہویں
 واللہ اعلم بحکماء عشق کے بدولت
 کیا کیا تہ نفع ہو گئے کیا کیا ضرر نہویں

از
 کرتے ہیں کامعین سب
 رہیں عیب و نہر نہویں
 جی

اوس پر ہے جو دلا زلف ہی کالی کالی
 چاہا ہوں سین جب اس زہرہ جبین بوسہ
 رنگ خون ہی میرا اوس ماہ لقا لب پر
 ہو گیا ہونین فراق اوس کی سی لیا لغاز
 جیاں رہا ہوں فدا اپنے میں اوس پر یاد
 جو رہا نہی میں اب بھی گذر جاؤنگا
 گویا ناگن ہی بہری دشنی کو پالی پائے
 ہو خفا تکتہ ہار سے تہ کالی کا
 کوئی سمجھی نہ کہے پان
 بھی مقابل نہیری کا
 ترنہ

شہم کو نین میں پیر شہدین بدلیتیا
 تم سو کوئی معین کا نہیں جودا

تقدیر کے یا قہری بقدر ہم ہو گئے
 وصل میں اک شے کے رسوا کا ارشک قہر
 تو قہر بہتر
 تھکو تو خطرہ ہوا اور بے خطر ہم ہو گئے

سگرہی جڑی کشن سن اپنی کھیا
میف تجکو کچھ آبار سن کا

چاہی سی تو معر

یہ نکر دلیں کر

دھل میں نکو تو رفت سی لہن ہو جاگ

نرنا بن جو ہا ن ہی ہی سم

نکو دلو کجا دور یہ تو خوا کے ام پر

ی ہم کر لگا مہر بے تو قہر

جو معین الدین کا تجھی ہو گا دل تو

ننگے اوسر گران ہو جاگ

م ترپا کے

یہ سنی ہو تو دلیر با

مہ چہ ایاج تک پاس تو

اگر کسی ای یان ادا ہے اب سم

حضرت دل آہیلوین معین الدین

برم ہو سیکے

یہ سب ہی برم ہو سیکے

برش ہو جاگ

تو یقین جانو ہر اقبال سے جان ہو جاگ

تو ترے حسن کے تیری ہی لہن ہو جاگ

چاک چہ غریکے شل کتان ہو جاگ

کو دین بستر لیکر دم بدم ترپا کے

عاشقو کے اوسگرہی سینہ میں دم ترپا

مرغ بسل کے طرح خلوت میں ہم ترپا کے

مضطرب ہو خاک پر پیر قسم ترپا کے

برگزیہ بڑی سے ہو چشم ہم ترپا کے

یا اللہ بہت مسوز

نہیں رہوں کہ تیرے

اس لئے کہ دیوی زالمہ

اللہ کا ذکر ہے

نیکو بی بی

ہوئے ہمارے غم کو

وہ ہونا کسی طرح کا دی

آٹھ سو

ہو جا دی رہا بھی اس

اور پکے پڑے شامین

پیش آؤں کسی کے کچھ

وہ حرف زادی جو ہو

آئینہ سادل

حاجت جو کسی سی

جو وقت کر دین

کیونکہ کہ بھی

بہر آپ کے خدمت میں گزارش

سنیلنا شہر دوسرا

پر کیا کر دین

پر ٹیلنا جو ہے

تہ کو

ایک تو ظلم

قابل تیری

اب رو بہ

یہ ہے

اشکوئی

جس طرح

ہر ایک

جوانی تو در دست طراز حکیم

یا فصر نہیں ہے

یہ جو کہ تو کم زور
اور ظالموں کی گویا

دل در اگر بکشد بسوی خدا خیر کریم
کسین قوی نه با محبت که او سنی یارو
کسی نه آتشی شعله در پی جنگل من شکار
آتش به من تیغ بولیا می ده بر دم نسل

کریے
راخیر کری
کھولی ہے۔
سیرکف بن سہی پیر خدا خیر کریے
قتل کے میری ہے بد سیر خدا خیر کریے

ای معجزہ جواب میں سویا ہون میں اوس شمع کی جگہ
دوست کیا رنگی تعبیر خدا نب کرے

گوئی میری ہم آغوشی کا اتر نیچے
گھر غم کو آئی زبرد پوری جوی میری
سے ہے میری جان سی لہو
ایک جاگہ

پروہ کے دہنی میں تو انکار کیجئے
ای رشتہ چمن جگ گل و خار کیجئے
کزیل ہی وصال التوحید عار کیجئے
دوبہ جانگی تو ارکانہیں وار کیجئے

معین کی طرح کی ہے اب
ابھی ابھی ہے کرا۔ کچھ

نہیں آیتا جا کیوں وہ نہ

کیا خبر عشق کی کہ ہر کہ کہی

میں تو ہر لڑکی حیف دم ادا کار

پیرانہ کے کرنے سی ارفرد

یاد خشت رفتن ملک عدم شد زایت کلمہ دلا

طاقت جس سے کہ بدو درہ ہو کیش سے ملا

کسی طرح صد سے پیر مردن چودہ شکی میا جادہ

یہی کہتا ہی حین وہ باہ لقا نقد جان بن

ان

خی رہی وہی جلو نہیں مگر ہرین بتا ہرین اسی معین

کہ خیال غما میں وہ زہرہ جین کہی سا ہر دھیل پادھی

یہ نگاہی بھی بکھڑا جی بت شوخ لالہ عذار

رخ ضاکو دون میں مثال کیا بین رتبہ ہرین

کہوں کہ او کی میں شک اگر ہو گا کتنا یہ سرور

یہی خاتہ میں چمکے ہو ارادہ کی کج گری لاد

کیا جی میں سوزہ غم و دین کہ تر مری شک

بی لگے جو جہش می شک و جہش نہ شک و جہش

کہ لڑی نہ او کی نظر کہی میری جسم غور

یہی زور عدا بنا گیا وہ پنا گے سے گار

کہ دماغ زہری ایشہ ہر میر انگشت کشا

کہ کش سے و لگی وہ ہر ہرین کسما جکو تو عد

ہرین کو کہی کہی ایک سخن ملی مالغ زور

مزی دھل کہو نہ نہیں نہ جہش جہش دھل

ان

یہی عرصہ سے کسی کای شد دین ہر انجنت بار

ہو سے مدد دہہ بندہ معین کہیں ایک جاک مار

ہرین دھل دگر کر کے

یون ہی یہ ہم تو مری کے

گنجی است کار حنک

نفاذی زادی و رانی کیم

فج کبھی ہیں بر منجر شا

ای معین کا جو

پنی جو یہ خوشی پہنچ

ای سجاد میر فرخ دیا چایے

پنی شد فونسی خدایا تہیں شک

بائن ہر تلی سوہ باب نیاز

بولت عاشق مسکین کو دہن

دصل کاشت بت کار خدایا واسطہ

فتہ الگری کریں حسرتی کو ہر خیر

قلم بازی کیلے اکہ سو کر لگانا چاہیے

بول کر کے سہی ہرگز بعد بچانا چاہیے

بعد غصہ کی کبھی تو سکرانا چاہیے

ساتھ اس کی رہت ہی شریف لانا چاہیے

حیر کے ہمار کو اب تو پلانا چاہیے

بات اد کی جان مطلق مانا چاہیے

بدگفت پر کجاو معین الدین سے

بہت ایمان سنانا چاہیے

دلی تیری دیوانیے دیکھنے

یتی ہی دلی بدلے صاف چشم

تو سن میریے جان فدائی دیکھنے

نوب تیریے دلہا سے دیکھنے